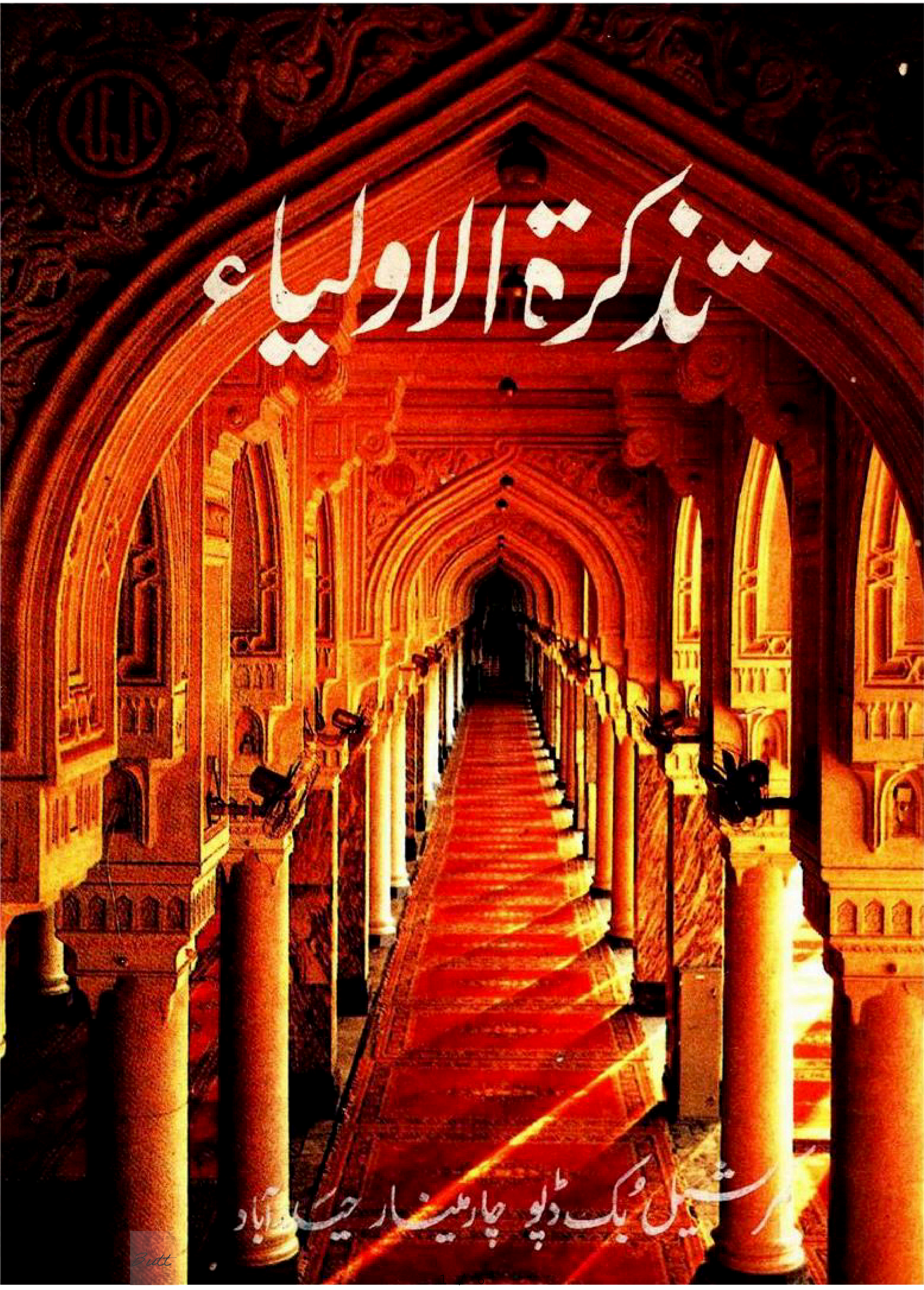

الله
تذکرۃ الاولیاء
رشیل بک ڈپو چارمینار حیدرآباد

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (القرآن)

تذکرۃ الاولیاء

(اردو)

مُصنّفہ

حضرت شیخ فریدالدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح وترتیب

مولانا زبیر افضل عثمانی | محمد عبد العلیم مظفر

فہرست اسمائے بزرگان

باب ۸۱

حضرت ابواسحٰق ابراہیم بن احمد خواص رح کے حالات و مناقب

تعارف آپ طریقت و حقیقت کے سرچشمہ اور تجرید و توحید کے منبع و مخزن تھے اور آپ کا شمار عظیم ترین بزرگوں میں ہوتا تھا اسی وجہ سے آپ کو رئیس المتوکلین کہا جاتا تھا آپ حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوالحسن کے ہمعصر اور بہت سے مشائخ کے فیض یافتہ تھے۔ حقائق و معاملات کے موضوع پر آپ کی بہت سی تصانیف بھی ہیں آپ نے اکثر توکل و تجرید کی بنا پر صحرا نوردی بھی کی ہے آپ کو خواص اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ زنبیل بنایا کرتے تھے اور اپنے ہی وطن رَے ۲۹۱ھ میں وفات پائی۔

حالات آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے صرف اس خوف سے کہ کہیں میرے توکل میں فرق نہ آجائے کبھی حضرت خضر کو اپنی صحبت میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں خدا کے سوا کسی اور کو اپنے قلب میں جگہ دوں۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ ہمیشہ اپنے ساتھ سوئی دھاگہ، قینچی اور ڈوری رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ چیزیں توکل کے منافی نہیں ہیں۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ صحرا میں مجھے ایک عورت نظر آئی جس پر وجدانی کیفیت طاری تھی اور پریشان حال و سر برہنہ پھر رہی تھی۔ میں نے کہا کہ اپنا سر تو ڈھانپ لے تو اس نے جواب دیا، کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو۔ میں نے جواب دیا کہ میں عاشق ہوں اور عشاق کا شیوہ آنکھیں بند کرنا نہیں ہوتا۔ اس نے کہا کہ میں مست ہوں اس لئے سر ڈھانپنا مستوں کا بھی شیوہ نہیں اور جب میں نے پوچھا کہ تو نے کس میکدے سے پی ہے جس کی وجہ سے مست ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ یہاں دوسرا اور کوئی میکدہ نہیں کیونکہ میں تو یہی سمجھتی ہوں کہ دونوں عالم میں خدا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو میرے ہمراہ رہنا پسند کرے گی تو اس نے نفرت سے کہا کہ میں مرد کے ہمراہ نہیں رہنا چاہتی بلکہ فرد کی خواہاں ہوں۔

جب کسی نے آپ سے ایمان کی حقیقت کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ فی الوقت تمہارے سوال کا جواب دینا اس لئے ضروری نہیں سمجھتا کہ میرا جواب قول کے ذریعہ ہوگا جب کہ میں تمہیں فعل کے ذریعہ جواب دینا چاہتا ہوں۔ لیکن تمہیں اپنے جواب کے لئے میرے ہمراہ مکہ معظمہ کا سفر کرنا ہوگا اور دوران سفر تمہیں خود بخود اپنے سوال کا جواب مل جائے گا چنانچہ وہ شخص آپ کے ہمراہ سفر میں چلنے کے لئے آمادہ ہو گیا اور جب آپ نے جنگل میں پہنچ کر سفر حج شروع کیا تو ہر یوم غیب سے آپ کے پاس دو ٹکیاں روٹی اور دو آبخوروں میں پانی آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے جس میں سے ایک ٹکیہ اور آبخورہ آپ

کسی درویش نے آپ سے استدعا کی کہ مجھے آپ کے ہمراہ رہنے کی خواہش ہے آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط کے ساتھ تمہیں اپنے ہمراہ رکھ سکتا ہوں کہ ہم دونوں میں ایک حاکم بن جائے اور دوسرا محکوم تاکہ راستہ کے تمام امور بہتر طریق سے انجام پا سکیں۔ درویش نے عرض کیا کہ آپ حاکم بن جائیں اور میں محکوم۔ چنانچہ اس شرط کے ساتھ دونوں نے سفر شروع کر دیا لیکن پہلی ہی منزل پر آپ نے درویش سے فرمایا کہ تم یہیں ٹھہرو میں پانی لے کر آتا ہوں اس کے بعد پھر آپ نے خود ہی اپنے ہاتھ سے آگ جلائی۔ غرضیکہ پورے سفر میں تمام امور آپ نے خود ہی انجام دیئے اور درویش سے کوئی کام نہیں لیا۔ اور اگر وہ کسی کام کا قصد بھی کرتا تو آپ منع فرما دیتے اور جب درویش بہت زیادہ مُصر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھے حاکم بنایا ہے لہٰذا بحیثیت محکوم تمہیں میرا ہر حکم تسلیم کرنا پڑے گا اس درویش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ راستے میں رات کے وقت شدید بارش شروع ہو گئی تو آپ نے اپنی چادر سائبانے کی طرح میرے سر پر تان کر کھڑے ہو گئے اور پوری رات اسی طرح کھڑے رہے، چنانچہ رات ختم ہونے پر میں نے عرض کیا کہ آپ حاکم کے حکم کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ حکم سے سرتابی اس وقت تصور کی جا سکتی ہے جب میں تم سے اپنی خدمت کے لئے کہوں جب کہ محکوم ہونے کی وجہ سے تمہاری خدمت کرنا میرا فرض ہے۔ آخرکار مکہ معظمہ تک آپ کا یہی معمول رہا۔ لیکن وہاں پہنچنے کے بعد میں نے آپ کی معیت ترک کر دی۔ پھر منیٰ میں آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی میری ہی طرح دوستوں سے حسنِ سلوک کرنے کا موقع عطا فرمائے۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں شام کے گرد و نواح میں گھوم رہا تھا تو ایک جگہ ترش انار کے بہت سے درخت نظر آئے۔ لیکن میں نے طبیعت چاہنے کے باوجود ترشی کے خوف سے ایک دانہ بھی زبان پر نہیں رکھا۔ پھر آگے چل کر ایک لنجا اور ٹنڈا شخص جس کے جسم میں کیڑے پڑے ہوئے تھے نظر آیا، میں نے ازراہ ترحم اس سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہاری صحت یابی کے لئے دعا کر دوں۔ لیکن اس نے منع کر دیا۔ اور جب میں نے پوچھا کہ تم نے دعا کرنے کے لئے کیوں منع کرتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ عافیت تو مجھے پسند ہے لہٰذا میں نے اسی کی پسند کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے جسم پر سے مکھیاں وغیرہ اڑا دوں جس کے جواب میں اس نے کہا کہ پہلے اپنے قلب میں سے شیریں انار کی خواہش تو نکال دو اس کے بعد میری صحت یابی کی جانب توجہ دینا۔ اور جب میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ میرے قلب میں شیریں انار کی خواہش ہے تو اس نے جواب دیا کہ خدا شناس پر خدا تعالیٰ ہر شے واضح کر دیتا ہے۔ پھر جب میں نے یہ سوال کیا کہ کیا تمہیں اپنے جسم کے کیڑے مکوڑے سے اذیت نہیں ہوتی تو اس نے جواب دیا کہ یہ سب اللہ کے حکم ہی سے میرے جسم کو اذیت پہنچاتے ہیں اس لئے مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک شخص کو دیکھ کر دریافت کیا کہ کہاں سے آ رہے ہو تو اس نے بتایا ساغون سے اور جب میں نے پوچھا کہ کہاں کا قصد ہے تو اس نے بتایا مکہ معظمہ کا۔ پھر میں نے سوال کیا کہ وہاں کیوں جا رہے ہو تو اس نے جواب دیا کہ آب زمزم سے ہاتھ دھونے جا رہا ہوں کیونکہ میں نے اپنی والدہ کو اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا بنا

توکل کا اثر دوسروں پر بھی پڑے اور اس کی صحبت اختیار کرنے والا بھی متوکل بن جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والا ہی متوکل ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق استقلال کے ساتھ بندگی کرنے کا نام صبر ہے۔ فرمایا کہ مراعات سے مراقبہ اور مراقبہ سے ظاہر و باطن میں اخلاص پیدا ہوتا ہے فرمایا کہ تمام خواہشات کو فنا کر دینے اور بشری تقاضوں کو جلا ڈالنے کا نام محبت ہے۔ فرمایا کہ قلب کا علاج پانچ چیزوں میں مضمر ہے اول قرآن کو غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا، دوم شکم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا۔ سوم تمام رات عبادت میں مشغول رہنا، چہارم سحر کے وقت بارگاہ الٰہی میں دعا و گریہ و زاری کرنا، پنجم صالحین و نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو گریہ سحری میں تلاش کرو اور اگر گریہ سحری میں تلاش نہ کر سکے تو پھر تم اس کو کہیں نہ پا سکو گے۔

آپ سینہ پر ہاتھ مار مار کر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اسی خدا کے دیدار کا اشتیاق ہے جو مجھے ہر لحہ دیکھتا رہتا ہے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے سوال کیا کہ ہمیں ظاہری طور پر تو کہیں سے کھانا آتا ہوا نظر نہیں آتا پھر آپ کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ مجھے کھانا اس جگہ سے ملتا ہے جہاں سے شکم مادر میں بچے کو ملتا ہے اور جہاں سے جنگلی جانور کھاتے ہیں وہیں سے میں بھی کھاتا ہوں جیسا کہ باری تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ متوکل لالچی ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ یقیناً لالچی ہوتا ہے اس لئے کہ لالچ نفس کی صفت ہے جس کا قلب میں داخل ہونا لازمی ہے لیکن متوکل کے لئے لالچ اس لئے مضر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو لالچ پر غلبہ عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے لالچ اس کا محکوم بن جاتا ہے کیونکہ متوکل مخلوق سے کسی قسم کی توقعات وابستہ نہیں کرتا۔

حیات کے آخری حصہ میں ایک مرتبہ آپ رے کی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ یکایک پیچش شروع ہو گئی اور اس میں اس قدر اضافہ ہوا کہ آپ دن میں ساٹھ مرتبہ رفع حاجت کے لئے جاتے اور ہر مرتبہ غسل کر کے دو رکعت نماز ادا کرتے، اور جب لوگوں نے پوچھا کہ کیا کسی چیز کو آپ کی طبیعت چاہتی ہے تو فرمایا کہ بھنی ہوئی کلیجی کی خواہش ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے غسل کیا اور انتقال فرما گئے اور جس وقت لوگوں نے آپ کی میت کو مسجد سے ایک مکان میں منتقل کر دیا تو ایک بزرگ نے تشریف لا کر آپ کا تکیہ اٹھا کر دیکھا جس کے نیچے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر ان بزرگ نے فرمایا کہ اگر یہ روٹی کا ٹکڑا نہ برآمد ہوتا تو میں نماز جنازہ نہ پڑھاتا۔ کیونکہ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو میں یہ سمجھتا کہ آپ کا انتقال محض توکل ہی پر ہوا ہے اور توکل سے اگلا مقام رد توکل آپ کو حاصل نہیں ہو سکا۔ جبکہ ہر صوفی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام مراتب حاصل کرے نہ یہ کہ صرف ایک صفت پر ایسا جم جائے کہ دوسری صفات سے محروم رہ جائے۔

کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ گو میں نے دنیا